تاثرات

قوموں کی اجتماعی و انفرادی زندگی میں جس چیز کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے، وہ اخلاق ہے۔ جو قوم اخلاق کی دولت سے مالا مال ہے، اس نے گویا وہ سب کچھ پالیا، جو اس کے استحکام و ارتقا کے لیے ضروری ہے۔ مزید برآں اس کو پوری دنیائے انسانیت میں عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کا کوئی فرد جہاں بھی جائے گا، لوگ اس کی قدر کریں گے، اس لیے کہ وہ اخلاق کے زیور سے آراستہ ہے۔ بد دیانتی نہیں کرتا، دغابازی سے کام نہیں لیتا، کسی کو مبتلائے فریب نہیں کرتا، چوری نہیں کرتا، ماپ تول میں کمی نہیں کرتا۔ تجارت اور لین دین میں کسی کو دھوکا نہیں دیتا، اس کی اصل دولت، جس پر اس کو بجا طور سے فخر ہے، اخلاق ہے۔

جو قومیں اخلاقی انحطاط کا شکار ہو جاتی ہیں، انجام کار ہلاکت و بربادی ان کا مقدر بن جاتی ہے، محض مادی ترقی ان کے فوز و فلاح کی دائمی ضمانت نہیں دے سکتی۔ مادی ترقی بہر حال کسی نہ کسی موقع پر زوال سے دوچار ہو جاتی ہے اور اخلاق کی دولت ایسی چیز ہے، جس سے قومیں ہر ہر دور میں نشو و نما حاصل کرتی رہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن و حدیث میں جا بجا اخلاق کو سنوارنے پر خصوصیت سے زور دیا گیا ہے۔

قرآن نے کتنی ہی ایسی قوموں کا مختلف مقامات پر ذکر کیا ہے جو مادی اعتبار سے تو بلاشبہ اپنے زمانے کی ترقی یافتہ قومیں تھیں، تموّل و ثروت اور کثرتِ مال و زر میں کوئی ان کا حریف نہ تھا، لیکن اخلاقی اعتبار سے کھوکھلی تھیں، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انھیں اپنے مکروہ اعمال اور غلط کردار کی وجہ سے نہ صرف کئی نوع کی شدید ترین سزائیں بھگتنا پڑیں بلکہ وہ صفحۂ ہستی سے نابود بھی ہو گئیں۔

اسلام نے بنی نوع انسان کے سامنے جو تعلیم پیش کی ہے، اس کی روح اخلاق حسنہ ہے۔ اخلاق حسنہ جہاں قوموں کی تہذیب کا آئینہ دار ہے، ان کی ثقافت کا عکاس ہے، ان کے تمدن کا غماز ہے اور ان کی اجتماعی اور انفرادی زندگی کا صحیح ترین نقشہ پیش کرتا ہے، وہاں ان کی زندگی و بقا کا بھی ذمے دار ہے۔